Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعہ 29 مئی 1998ء 2 صفر 1419 ہجری 29 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 112

پریس ریلیز

باہومان کی مسجد میں ہونے والے واقعہ سے احمدیوں کا کوئی تعلق نہیں

(ترجمان جماعت احمدیہ)

روزنامہ صحافت میں شائع ہونے والی بے بنیاد خبر سے احمدیوں کو شدید دکھ پہنچا ہے۔

ربوہ (پ۔ر) باہومان (شیخوپورہ) کی مسجد میں ہونے والے واقعہ سے احمدیوں کا کوئی تعلق نہیں اور 22 مئی بروز جمعہ لاہور سے شائع ہونے والے روزنامہ صحافت میں جو خبر چھپی ہے جسے جرات 'پاکستان' اساس' خبریں' اوصاف اور بعض دیگر اخبارات نے بھی شائع کیا ہے وہ سراسر بے بنیاد جھوٹ اور شرانگیزی پر مبنی ہے۔ یہ بات ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود نے ایک پریس ریلیز میں کہی۔ انہوں نے واقعہ کی صحیح صورتحال بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ جھگڑا دراصل بعض نوجوانوں اور مذکورہ مسجد کے امام کے درمیان تھا۔ ایک نوجوان نے امام مسجد سے کہا تھا کہ کل ہم نے جلوس نکالنا ہے اس بات کا مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کردیں۔ لیکن مولوی نے انکار کردیا جس پر طیش میں آکر چند نوجوانوں نے امام مسجد کو زدوکوب کیا۔ ان نوجوانوں میں کسی کا بھی احمدیہ جماعت سے دور کا تعلق بھی نہیں اور جن ملزمان کے نام اخبارات نے شائع کیے ہیں ان میں سے کوئی بھی احمدی نہیں ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ اس قسم کی خبروں کی اشاعت سے ملک میں فرقہ واریت کو ہوا ملتی ہے۔ اخبارات کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقائق پر مبنی خبریں شائع کرنی چاہئیں اس خبر کی اشاعت سے ملک بھر میں بسنے والے احمدیوں کو شدید دکھ پہنچا ہے۔ اخبارات کو اعلیٰ اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے اس خبر کی نمایاں طور پر تردید شائع کرنی چاہئے اور اس طرح کی بے بنیاد خبریں مہیا کرنے والے اہلکاروں کے خلاف بھرپور تادیبی کارروائی کرنی چاہئے۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خُوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قُربِ الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیتِ دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا (اور جب میرے بندے تجُھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔) اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ (ان کو اس کا حاصل کرنا اتنی دُور جا کر کس طرح نصیب ہو سکتا ہے۔) یعنی جو مجُھ سے دُور ہو۔ اس کی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خُدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو دل کے مخفی در مخفی اِرادوں اور ان اِرادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے' مگر یہاں انسان کو قُربِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجُھ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ جس قدر وہ دور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے

(ملفوظات جلد اول صفحہ 436)

اس یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ضرور سنے اور قبول کرے گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان اپنے اعمال میں پاکیزگی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ہر ایک حکم کو بجالائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس سے انسان خوش ہوتا ہے اس کو انعام دیتا ہے اسی طرح جس پر خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اسی پر انعام کرتا ہے۔ اس طریق کو سنکر بعض لوگ کہہ دیں گے کہ یہ تو ایک بڑی بات ہے ہمیں پہلے اپنے اعمال کی درستی کے لئے ہی دعا کی ضرورت ہے کیونکہ دعا تو تب قبول ہوگی۔ جبکہ اعمال درست ہوں گے اور اعمال اس وقت تک درست نہیں ہوسکتے جب تک کہ خدا تعالیٰ ہما[illegible]ری دستگیری نہ کرے اس لئے کوئی ایک [illegible] بات بتاؤ۔ جس پر عمل کرنے سے ہما[illegible]ے جیسے کمزور ایمان اور کمزور اعمال وا[illegible]ے انسانوں کی دعائیں بھی قبولیت کا شر[illegible] حاصل کرسکیں۔ کیونکہ ہم کو بہ نسبت [illegible] دوسروں کے بہت زیادہ ضرورت ہے تا کہ ہمارے اعمال دعا کے ذریعہ درست اور مضبوط ہوں اور ہمیں کامل ایمان حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ اس کے لئے میں آج چند ایسی باتیں بھی بیان کرتا ہوں جن کو ہر ابتدائی حالت والا انسان عمل میں لاسکتا ہے اور گو وہ معمولی نظر آتی ہیں لیکن در حقیقت بہت بڑی ہیں اور ان [illegible] سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں [illegible] ان میں سے ایک بات تو وہ ہے جو گزشتہ [illegible] خطبہ میں میں نے بتائی تھی۔ کہ انسان [illegible] دعا کرتے ہوئے اس بات پر کامل ایمان رکھے کہ میں خدا کے حضور سے کبھی ناامید نہیں ہوں گا۔ اور کبھی تہی دست نہیں پھروں گا۔ لیکن اگر کوئی انسان دعا تو کرتا ہے مگر اس کا دل کہتا ہے کہ تیری دعا قبول نہیں ہوگی تو واقعہ میں اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ اس لئے ہر ایک انسان اس یقین سے دعا مانگے کہ خدا تعالیٰ ضرور سنے گا اور قبول کرے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں ان سے جو نیک سلوک کرتا ہے وہ بھی انکی نظروں میں پیارا معلوم دینے لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ایک بچہ کو ہلاکت سے بچائے تو اس بچہ کے ماں باپ اس کے شکرگزار ہوں گے اور اسے یہ نہیں کہیں گے کہ تو نے بچہ کو بچایا ہے نہ کہ ہم کو کہ ہم تیرے مشکور ہوں۔ تو یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو چیز کسی کی محبوب ہوتی ہے تو جب اس کو کوئی فائدہ پہنچائے یا اس کی نسبت کوئی اچھی بات کہے تو محب کے دل میں اس کی بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی گر دعا میں بھی انسان استعمال کرسکتا ہے۔

(از خطبہ 28 جولائی 1916ء)

ہمت نہ کبھی ہارو مایوس نہ ہرگز ہو
بڑھ کر نہ ہٹو پیچھے اُکتاؤ نہ محنت سے
سینچا بھی کرو اس کو پانی سے دعاؤں کے
پھل کھانے ہیں گر تم نے کچھ نخلِ ریاضت کے

(درعدن)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کرچکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 رو پے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

محبوبیت کا لباس

حضرت مولانا حسن علی صاحب مونگھیروی (متوفی 1896ء) برصغیر کے ان نامور بزرگوں میں شامل تھے جن کی دینی جدوجہد اور لسانی خدمات کو سر تھامس آرنلڈ (Sir Thomas Arnold) نے بھی خراج تحسین ادا کیا اور اپنی کتاب The Preaching Of Islam میں اخبار مسلم کرانیکل 4۔ اپریل 1896ء کے حوالہ سے ان کی دعوت و ارشاد کے حالات بھی درج کئے ہیں۔

حضرت مولانا صاحب اپنے پہلے سفر قادیان (2۔ جنوری 1894ء) کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

”1887ء میں جب مرزا صاحب کو دیکھا تھا وہ نہ تھے آواز و نقشہ تو وہی تھا لیکن کل بات ہی بدلی ہوئی تھی۔

اللہ اللہ سر سے پا تک ایک نور کے پتلے نظر آتے تھے۔ جو لوگ مخلص ہوتے ہیں اور اخیر رات کو اٹھ کر اللہ کی یاد میں رویا دھویا کرتے ہیں ان کے چہروں کو بھی اللہ اپنے نور سے رنگ دیتا ہے اور جن کو کچھ بھی بصیرت ہے وہ اس نور کو پرکھ لیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب کو

تو اللہ نے سر سے پاؤں تک محبوبیت کا لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا تھا۔

(”تائید حق“ صفحہ 66۔ طبع سوم اشاعت 23۔ دسمبر 1932ء قادیان)

ایک تعجب خیز نشان

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کا چشم دید بیان:۔

”ایک دفعہ جب کوئی جلسہ وغیرہ کا موقعہ تھا اور ہم لوگ حضرت صاحب کے پاس بیٹھے تھے اور مہمانوں کے لئے باہر پلاؤ زردہ وغیرہ پک رہا تھا کہ حضرت صاحب کے واسطے اندر سے کھانا آ گیا۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ بہت عمدہ کھانا ہو گا لیکن دیکھا تو تھوڑا سا خشکہ تھا اور کچھ دال تھی اور صرف ایک آدمی کی مقدار کا کھانا تھا۔ حضرت صاحب نے ہم لوگوں سے فرمایا آپ بھی کھالیں چنانچہ ہم بھی ساتھ شامل ہو گئے......

اس کھانے سے ہم سب سیر ہو گئے حالانکہ ہم بہت سے آدمی تھے“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 149 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ طبع دوم دسمبر 1935ء قادیان)

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 21۔ اگست 1941ء کے خطبہ میں حضرت منشی روڑے خاں صاحب کپورتھلوی کی نسبت بیان فرمایا کہ:۔

”ایک دفعہ کسی دوست نے (حضرت صاحب) کی خدمت میں ایک واقعہ سنایا۔ جس پر (آپ) بھی ہنسے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ بھی بہت محظوظ ہوئے۔ اس دوست نے بتایا کہ منشی روڑے خاں صاحب تو ایسے آدمی ہیں کہ

مجسٹریٹ کو بھی ڈرا دیتے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے مجسٹریٹ سے کہا میں قادیان جانا چاہتا ہوں چھٹی دے دیں۔ اس نے انکار کر دیا۔ اس وقت وہ سیشن جج کے دفتر میں لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا قادیان میں نے ضرور جانا ہے۔ مجھے آپ چھٹی دے دیں۔ وہ کہنے لگا کام بہت ہے۔ اس وقت آپ کو چھٹی نہیں دی جاسکتی وہ کہنے لگے بہت اچھا آپ کا کام ہو تا رہے **میں تو آج سے بددعا میں لگ جاتا ہوں**

آپ اگر جانے نہیں دیتے تو نہ جانے دیں۔ آخر اس مجسٹریٹ کو کوئی ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا اور جب بھی ہفتہ کا دن آتا تو وہ عدالت والوں سے کہتا کہ آج کام ذرا جلدی بند کر دینا کیونکہ

منشی روڑے خاں صاحب کی گاڑی کا وقت نکل جائے گا۔ اس طرح وہ آپ ہی جب بھی منشی صاحب کا ارادہ قادیان آنے کا ہوتا انہیں چھٹی دے دیتا اور وہ قادیان پہنچ جاتے“

(الفضل 28 اگست 1941ء صفحہ 5۔6)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

تازہ منظوم کلام

دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہو گا ظہورِ شب
ہم کب کریں گے چاک گریباں۔ حضورِ شب

آہ و بکا پہ پہرے ہیں۔ دل میں فغاں ہے بند
اے رات آ بھی جا۔ کہ رہا ہوں طیورِ شب

ہوش و حواس گم تھے۔ کسے تابِ دید تھی
جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طُورِ شب

اِمشب نہ تُو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ ناصبورِ شب

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
سیماب زیب تن کئے بیٹھی تھی حُورِ شب

مَے سی اُتر رہی تھی کواکب سے نُور کی
ہر سمت بٹ رہی تھی۔ شرابِ طہورِ شب

ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا
گویا سمٹ گیا اُسی کوزہ میں نُورِ شب

اس لمحہ تیرے رشک سے شبنم تھی آب آب
مٹّی میں بل رہا تھا پگھل کر غرورِ شب

سب جاگ اٹھے تھے پیار کے ارماں تہہِ نجوم
پھُونکا تھا تُو نے گوشِ محبّت میں صُورِ شب

لمحاتِ وصل جن پہ ازل کا گمان تھا
چٹکی میں اُڑ گئے وہ طیورِ سرورِ شب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تازہ تصنیف

دہریت کا سر توڑنے کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیدالاضحیہ کے خطبہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ کے احباب و خواتین کو ایک نہایت اہم خوشخبری سے نوازا اور فرمایا کہ وہ کتاب جس کے بارے میں حضرت صاحب اپنے ارشادات میں اس سے قبل کئی بار ذکر فرما چکے ہیں وہ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہو گئی ہے۔ اور اب امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد احباب کے ہاتھوں میں ہوگی۔

یہ کتاب انگریزی زبان میں شائع ہو رہی ہے اور اس کا موضوع ہے۔

Revelation Rationality, Knowledge and Truth

یعنی الہام، حقیقت، علم اور سچائی یہ کتاب دلکش طباعت کے ساتھ 800 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ امید ہے کہ انگریزی میں اس کی اشاعت کے بعد اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو جائے گا۔

اس کتاب کی اہمیت کے بارے میں حضرت صاحب نے خود فرمایا ہے کہ یہ کتاب آئندہ صدی کے لئے ہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والی صدیوں کے لئے بھی دہریت کا سر توڑنے کے کام آئے گی۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ کتاب اللہ کی تائید سے لکھی گئی ہے۔ اور اللہ کی تائید مسلسل شامل حال رہی ہے۔ حضرت صاحب کی طرف سے اس کتاب کی اہمیت کا یہ پر زور بیان ہمارے شوق اور تمنا کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ اور بلاشبہ ہر احمدی بڑی توجہ اور بڑی بے قراری سے منتظر ہے کہ یہ کتاب جلد شائع ہو کر سامنے آئے اور اس کے مطالعہ سے لطف اور فیض حاصل کیا جائے۔

اگرچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس سے قبل جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان کا ذکر بھی گاہے گاہے سامنے آتا رہا ہے۔ اور حضرت صاحب خود بھی ان کتب کا ذکر فرماتے رہتے ہیں۔ مگر جس زور کے ساتھ حضرت صاحب نے اس کتاب کا تعارف کروایا ہے وہ بتاتا ہے کہ یہ ایک غیر معمولی کتاب ہے۔ جس کو رسمی انداز میں ہرگز نہیں لینا چاہئے۔ اور ساری جماعت کو پوری تیاری کے ساتھ اور پوری توجہ کے ساتھ اس کتاب کا استقبال کرنا چاہئے۔

اس کتاب میں جو مضامین درج ہیں ان پر ایک نظر ڈالنی ضروری ہے۔ یہ مضامین وہ ہیں جو آج کے دور کے نہایت اہم سوالات ہیں جو پڑھے لکھے طبقے کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن کو بنیاد بنا کر اسلام پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک اہم ترین سوال یہ ہے کہ کیا وحی و الہام اور عقل ایک دوسرے سے متصادم اور متضاد چیزیں ہیں؟ الہام کا انسانی زندگی میں کیا عمل دخل ہے؟ کیا انسانی مسائل کے حل کے لئے صرف عقل ہی کافی نہیں؟ اور یہ کہ وحی و الہام کی ضرورت کیا ہے؟

یہ وہ اہم سوالات ہیں جو آج مغرب کی تعلیم یافتہ دنیا میں ہر پڑھے لکھے کی زبان پر ہیں۔ اور یہی وہ سوالات ہیں جن کا مناسب اور ٹھوس جواب نہ ملنے کی وجہ سے مغرب دہریت میں مبتلا ہوا ہے۔ اور مغرب کی علمی برتری کے زیر اثر ترقی پذیر ممالک کے بہت سے پڑھے لکھے خود کو دہریہ قرار دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں چلے جائیں۔ ایم اے اور پی ایچ ڈی کی بڑی بڑی ڈگریوں سے آراستہ لوگوں سے وحی والہام کے بارے میں بات کر کے دیکھیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ ان کو وحی و الہام پر نہ صرف کوئی ایمان نہیں بلکہ ایسے خیالات رکھنے والوں کو یہ طبقہ کم علم اور کم عقل گردانتا ہے۔ اس طبقے کو دین کی تعلیم کا یہ بنیادی تصور ان کی اپنی زبان میں بلکہ ان کے اپنے طرز فکر میں پہنچانا ضروری ہے۔ حضرت صاحب کی کتاب کی یہ بھاری خوبی ہے کہ اس کتاب کو اہل مغرب سائنسدانوں، فلاسفروں، سکالروں، کتب کے مصنفین وغیرہ کے لب و لہجے میں ٹھوس سائنسی اور معروضی حقائق کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبات وارشادات کو تسلسل سے سننے اور مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ حضرت صاحب کو جدید ترین سائنسی موضوعات پر حیرت انگیز عبور حاصل ہے۔ علم فلکیات، نیوکلیائی موضوعات، جینیٹکس، فزکس، علم الابدان وغیرہ تو وہ موضوعات ہیں جن پر حضرت صاحب کی معلومات دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ اس گہرے سائنسی مطالعے کا حضرت صاحب کو کیسے وقت میسر آتا ہو گا۔ خصوصاً ارتقاء کا موضوع تو ایسا ہے جس پر حضرت صاحب نے بیسیوں دفعہ طویل گفتگو فرمائی ہے۔ اور ہر دفعہ اس کے نئے نئے پہلو بیان فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ بیسیوں علوم ایسے ہیں جن پر حضرت صاحب کو غیر معمولی دسترس اور عبور حاصل ہے۔ اس پس منظر کو ذہن میں رکھ کر حضرت صاحب کے اس ارشاد کو سامنے لایا جائے کہ یہ کتاب حضرت صاحب کی عمر بھر کی علمی جستجو کا ماحصل اور نچوڑ ہے تو ذہن میں اس کتاب کے زبردست علمی مرتبہ کی ایک شاندار تصویر ابھر آتی ہے۔ حضرت صاحب کی مجالس عرفان میں ایک ایک موضوع پر حضرت صاحب سائنس کے موضوعات کا جو تفصیلی بیان فرماتے ہیں ایسی تو ایک ایک مجلس کئی کئی مہینوں کی ذہنی و روحانی خوراک کا مرتبہ رکھتی ہے۔ تو 800 صفحوں کی یہ مرتب اور مدلل کتاب علم کا کیسا شاندار ذخیرہ ہو گی اس کا ایک اندازہ ہی ذہن میں قائم کیا جا سکتا ہے، صحیح مرتبہ تک پہنچنا پھر بھی بہرحال آسان نہیں ہو گا۔

اس کتاب کے موضوعات میں بڑی گہرائی اور وسعت ہے، تاریخ، فلسفہ، علم ہیئت، زندگی کا مستقبل، ارتقاء، بعث بعد الموت اور دیگر بہت سے ایسے اہم موضوعات پر اس کتاب میں ٹھوس بحث کی گئی ہے۔ مثلاً زندگی کا آغاز کیسے ہوا۔ اس کائنات کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ اس کا انجام کیا ہو گا؟ کیا دیگر سیاروں پر کوئی مخلوق موجود ہے؟ وغیرہ امور سے متعلق قرآن مجید کی قطعی تعلیمات اور سائنسی شواہد پر مبنی ایسے مضامین بیان کئے گئے ہیں جو انسانی قلوب و اذہان کو مطمئن کرنے والے اور واحد و یگانہ خالق کائنات، علیم و حکیم اور قادر و مقتدر ہستی کے وجود کی حقانیت کو ثابت کرنے والے ہیں۔

احباب جماعت ابھی سے تیاری شروع کردیں

یہ کتاب وہ عظیم علمی کاوش ہے جو دین کے عالمگیر غلبہ کی مہم میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیر معمولی کردار ادا کرنے والی ہے۔ اس لحاظ سے احباب جماعت کو چاہئے کہ ابھی سے اس کتاب کو دنیا بھر میں پھیلانے کی تیاری شروع کر دیں. خصوصاً مغربی ممالک کے پڑھے لکھے دانشوروں، سائنسدانوں، فلاسفروں، مفکروں، یونیورسٹیوں کے پروفیسروں اور ریسرچ سکالرز سے اس کتاب کا تعارف کروائیں اور کتاب حاصل کر کے ان تک پہنچائیں۔ یہ کتاب ان کتابوں میں سے ایک ہے جو اپنے دور کا سنگ میل ہوا کرتی ہیں۔ جو دنیا بھر کی آراء کا رخ بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایسی کتب زیادہ سے زیادہ اور دور دور تک پھیلانی چاہئیں۔ یہ کتاب احمدیہ علم کلام کی مضبوطی، طاقت اور وسعت کا ایک زبردست اظہار ہے۔ ہر احمدی جس میں استطاعت ہے اسے چاہئے کہ یہ کتاب اہل علم طبقے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کرے۔

یہ کتاب خوبصورت رنگین کور کے ساتھ کئی ایک Illustrations اور تفصیلی انڈکس پر مشتمل ہے۔ جس سے اس کتاب سے استفادہ بہت آسان ہو گیا ہے۔

اس کتاب کا ہر باب قرآن کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے۔ یہ کتاب دہریت کا سر توڑنے کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے۔ اس کا ایک ایک باب دہریت کے سر پر ایک کاری ضرب لگاتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں یہ کتاب تمام ادیان پر دین حق کی فضیلت اور قرآنی برتری کو ثابت کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ کتاب ہر احمدی کو ایسے روحانی اسلحہ سے لیس کر دے گی جس کے نتیجے میں ہر احمدی پڑھے لکھے طبقے میں دعوت الی اللہ کے میدان میں بھرپور کامیابیاں حاصل کر سکے گا۔

احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ دنیا کے کونے کونے تک اس کتاب کو پہنچا دیا جائے۔ اہل علم طبقہ سنجیدگی سے اس کا مطالعہ کرے۔ تعصب سے پاک ہو کر اس پر غور کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قرآن پاک کے علم کلام کا اعجاز ہر دل پر ظاہر ہو جائے اور روحیں بے قرار ہو کر مولا کریم کے آستانے پر گر جائیں۔ ساری دنیا توحید کے نور سے روشن ہو جائے اور کفر و الحاد کے تمام اندھیرے ہمیشہ کے لئے زائل ہو جائیں۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

واقفین نو کو کم از کم تین زبانیں سکھانا لازمی ہیں

حضرت امام جماعت الرابع نے واقفین نو بچوں کے لئے تین زبانیں لازمی قرار دیں ہیں چنانچہ اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں۔

(1)۔ "آئندہ اپنی واقفین نسلوں کو کم از کم تین زبانوں کا ماہر بنانا ہو گا عربی، اردو اور مقامی زبان۔"

(خطبہ جمعہ 17 فروری 1989ء)

(2)۔ "...... دو زبانیں جو سیکھنی ہیں عربی اور اردو وہ تو سب پر قدرے مشترک ہیں اس میں کوئی تفریق کوئی امتیاز نہیں ہر احمدی واقف نو عربی بھی سیکھے گا اور اردو بھی سیکھے گا......... پس تین زبانیں تو کم سے کم ہیں یعنی اس کے علاوہ کوئی زبان سیکھے تو جتنی چاہے سیکھے لیکن تین زبانوں سے کم کا تو کوئی سوال ہی نہیں اس لئے یہ بھی بتانا ہو گا کہ تم پولش سیکھ رہے ہو یا رومانین سیکھ رہے ہو یا البانین سیکھ رہے ہو ساتھ ساتھ لازماً تمہیں اردو اور عربی بھی سیکھنی ہو گی...."

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 1989ء)

بچوں کو بھی زبانیں سکھائیں مگر خصوصاً بچیوں کو

حضرت صاحب واقفین بچوں اور بچیوں کو زبانیں سکھانے کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"ہم نے تو دین کا پیغام پہنچانا ہے اس لئے ہمیں تو ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں....... بچوں کو بھی سکھائیں لیکن بیٹیوں کو خصوصیت سے کیونکہ علمی کام میں ہمیں واقفین بیٹیاں بہت کام آسکتی ہیں۔ انہوں نے میدان میں نہیں جانا ہو گا۔ لیکن وہ تصانیف کریں گی۔ وہ گھر بیٹھ کر ہر قسم کی خدمت کے کام کر سکتی ہیں۔......"

(خطبہ جمعہ 8 ستمبر 1989ء)

زبان پنگھوڑے میں سکھائی جائے تو بہت اچھا ہے

"اگر پنگھوڑے میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے بلکہ سب سے اچھا ہے ایسی اگر دائی مل جائے۔ ایسی نرس مل جائے اور جو توفیق رکھتے ہیں ایسی نرسوں کو رکھنے کی وہ رکھیں۔"

(خطبہ جمعہ 8 ستمبر 1989ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر سعود احمد خان

قسط دوم آخر

علم و عمل اور انکساری کا مجسمہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب

عاجزی اور انکساری:۔ سلسلہ کے کام کے لئے جماعتوں میں تشریف لے جاتے تو وہاں کی مقامی تنظیم کو کسی قسم کی امتیازی مہمان نوازی کے اہتمام کا موقع نہ دیتے۔ عام سادہ مسافروں کی طرح بیت الذکر میں ہی گذر بسر کر لیتے' چنانچہ مندرجہ ذیل واقعہ اس سلسلہ میں مشعل راہ ہے:۔

"شہزادہ ویلز جو بعد میں ایڈورڈ ہشتم ہوئے جب ہندوستان کے دورہ پر آئے تو... حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے ان کی خدمت میں ایک کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پیش کی گئی اس کی طباعت کے لئے حضرت صاحب نے حضرت مولوی صاحب کو بمبئی روانہ کیا اور حکم دیا کہ پہلے لاہور میں پہنچ کر چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب سے (جو ان دنوں جماعت احمدیہ لاہور کے امیر تھے) پیش لفظ لکھوا لیا جائے چنانچہ حضرت مولوی صاحب (بیت احمدیہ میں تشریف لائے) اور نماز کے بعد مکرم چوہدری صاحب سے اپنا مدعا بیان فرمایا۔ اور محترم ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب سے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں اور جس طرح مکرم چوہدری صاحب لکھوائیں لکھتے جائیں۔ دوران گفتگو میں چوہدری صاحب نے حضرت مولوی صاحب سے کہا مولانا آپ تو سرکاری مہمان ہیں آپ میرے ہاں (امیر جماعت کے مکان پر۔ ناقل) تشریف لاتے۔ حضرت مولوی صاحب نے نہایت سادگی سے برجستہ کہا:۔ "میں نے تو..... (بیت) کو ہی گورنمنٹ ہاؤس سمجھا تھا" یہ اتنا باموقع اور لطیف جواب تھا کہ سب حاضرین محظوظ ہوئے۔

پہلے بیان ہوا کہ حضرت مولانا شیر علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا تھا کہ آپ کو سلسلہ احمدیہ کے دوسرے امام (حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد) قادیان سے کہیں باہر جاتے ہوئے اپنی جگہ امیر مقامی مقرر فرماتے اور اس منصب کے فرائض بغیر کسی نمود و نمائش یا اپنے مرتبت اور وقار کے مطابق کوئی طریق کار اختیار کرنے کے بغیر سادگی کے ساتھ جس خوش اسلوبی سے ادا فرماتے اس کی مندرجہ روایات درخشندہ مثالیں ہیں۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:۔

"خدا کا یہ عبادت گزار بندہ جماعت کا نہایت قابل احترام بزرگ اور امام جماعت احمدیہ کا بہت بڑا معتمد خادم اپنی ساری عظمت کے باوجود مجسم انکسار تھا۔ قادیان میں کون سا غریب سے غریب انسان ایسا نہ تھا جس کو یہ احساس نہ تھا کہ حضرت مولوی صاحب سے (سلام) کہنے میں پہل کرنا اگر ناممکن نہیں تو بے حد دشوار ضرور ہے۔ میں نے ان کی انکسار اور فروتنی کے عجیب نظارے دیکھے ہیں..... جمعہ کا دن تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے خطبہ پڑھا۔ نماز پڑھائی اور پھر جو اپنی سنتیں شروع کیں تو اتنی لمبی نماز پڑھی کہ ساری بیت الذکر نمازیوں سے خالی ہو گئی۔ میں اتفاق سے کسی کی خاطر بیٹھا تھا۔ مولوی صاحب نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ میں بھی چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد جو میں واپس آیا تو دیکھا کہ مولوی صاحب (بیت الذکر) میں اکیلے اپنے بازوؤں کا تکیہ بناتے ہوئے سوئے ہوئے ہیں۔ شدید گرمی کے دن تھے ایک دوست بھی وہاں آنکلے میں نے ان سے کہا' یہ مولوی صاحب آج کل ہمارے امیر ہیں اور ہم ان کی اس طرح فرمانبرداری کرتے ہیں جیسے حضرت صاحب کی' لیکن یہ غریب دل انسان کس سادگی سے خالی زمین پر سو رہا ہے۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی جماعت بغیر تنظیم کے نہیں چل سکتی اور تنظیم میں دفتر اور دفتری آئین اور ضابطہ بھی بہت اہم لازمی امور ہیں۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب جماعت کے عمائدین میں سے تھے اور دفتری افسر بھی تھے۔ لیکن فرائض منصبی میں جہاں خدمت خلق کی بات ہوتی تو وہاں آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ شعر مد نظر رہتا تھا اور اس قسم کے کام کو کسی دفتری تنظیم یا مصلحت میں سے درجہ بدرجہ گذار کر تاخیر کی زد میں نہ آنے دیتے تھے کہ:۔

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است"

مکرم عبدالرحمان صاحب شاکر کا مندرجہ ذیل بیان اس امر پر خوب روشنی ڈالتا ہے۔

"جنگ عظیم ثانی کے دوران میں کسی دوسرے صوبے کے ایک احمدی دوست بال بچوں سمیت قادیان آئے اور ان کو ایک کرائے کے مکان میں چھوڑ کر خود اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے۔ ان کی بیوی ہمارے گھر آئیں اور کہا ہم تو فاقہ سے ہیں کھانے کا کوئی انتظام نہیں ہماری مدد کریں جو اس وقت حسب توفیق کر دی گئی' ان کے میاں جہاں ملازم تھے انہیں اپنے سنٹر سے روپیہ بھجوانے میں غیر معمولی دیر ہو گئی۔

میں نے باقاعدہ انتظام کرنے کے لئے اس وقت کے امیر جماعت حضرت مولانا شیر علی صاحب سے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ آپ اسی وقت مجھ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور نہ معلوم کہاں سے کچھ رقم لا کر مجھے دی اور تاکید فرمائی کہ آپ کا فرض صرف رقم پہنچانا ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی ضروریات کا بازار سے فراہم کر کے دینا بھی ہے چنانچہ حسب ارشاد تعمیل کی گئی اسی روز مغرب کے بعد مولوی صاحب میرے مکان پر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کوئی اور ضرورت تو باقی نہیں نیز یہ بھی فرمایا کہ اگر کبھی کوئی ضرورت ہو تو فوراً اطلاع دیں۔

عملی نمونہ:۔ انتظامی امور میں حضرت مولانا شیر علی صاحب عملی نمونہ سے لوگوں کو جماعتی کاموں میں شمولیت کی تلقین فرماتے تھے۔ ماسٹر فضل حسین صاحب کا بیان اس ضمن میں بہت ہی ایمان افروز ہے بیان کرتے ہیں:۔

"قادیان میں عموماً جلسہ اور جلوسوں کے انتظامات میرے سپرد ہوا کرتے تھے ایک سیرت النبیؐ کی مبارک تقریب پر جبکہ تمام تر انتظامات مکمل ہو چکے تھے اچانک اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور میں تقریر فرمائیں گے۔ آن واحد میں یہ خبر قادیان کے طول و عرض میں پھیل گئی پھر کیا تھا شمع (امامت) کے اکثر پروانے حضرت صاحب کی تقریر سننے کے شوق میں لاہور چلے گئے اس طرح بہت سے احباب کے قادیان سے یکدم چلے جانے کے باعث دوسرے روز جلوس کی حاضری میں غیر معمولی کمی محسوس ہونے لگی۔ میں اسی سوچ میں تھا کہ حضرت مولوی صاحب تشریف لے آئے (آپ ان دنوں قائم مقام امیر مقامی تھے) اور مجھے خود مل کر فرمایا شیخ صاحب میرے لائق کوئی خدمت ہے؟ یہ سنکر میں بہت شرمسار ہوا' لیکن موقع کی نزاکت سے فائدہ اٹھانا ہی مناسب سمجھا اور عرض کیا براہ مہربانی ان دوستوں کو جو قادیان میں موجود ہیں اور جلوس میں ابھی شریک نہیں ہوئے (جلوس میں) شامل ہونے کی تحریک فرمائیں تاکہ ہمارا جلوس پر رونق ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت مولوی صاحب نہایت خندہ پیشانی سے تشریف لے گئے اور خود مختلف محلوں گلی کوچوں اور دوکانوں اور گھروں سے لوگوں کو تحریک کر کے جلوس میں بھجواتے رہے اور اسی پر اکتفاء نہ کی بلکہ پوری دلجمعی محنت اور کوشش سے جلوس کو ترتیب دینے میں مدد فرمائی اور آخر وقت تک جلوس میں شریک رہے۔"

یہ تو بحیثیت قائم مقام امیر مقامی فرض منصبی کی ادائیگی کی بات ہے ورنہ ذاتی طور پر تو آپ کے صدقہ و خیرات کے عجیب و غریب نظارے دیکھنے میں آتے تھے۔ مثلاً غلام رسول صاحب افغان شیر فروش کا بیان ہے۔

"قادیان میں ایک دفعہ انفلوئنزا اور ٹائیفائیڈ کی وبا پھیلی تو آپ نے اپنے طور پر ٹیکوں اور ڈاکٹر کا انتظام کیا اور غرباء کے گھروں میں خود جا جا کر ان کو ٹیکے لگوانے کی تلقین کی اور ان کو ڈاکٹر کے پاس بھجوایا اور ٹیکے لگوائے۔"

چنانچہ غلام رسول صاحب افغان موصوف فرماتے ہیں کہ آپ ان کے گھر بھی تشریف لے گئے اور سب کے ٹیکے لگوائے۔

میاں غلام محمد ٹیلر سرگودھا کا بیان ہے کہ۔

"ایک دفعہ شدید سردی کے موسم میں مولوی صاحب نماز فجر سے فارغ ہو کر بیت مبارک کی سیڑھیاں اتر رہے تھے کہ دیوار سے لگے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اس نے کہا میں غریب مسافر ہوں میرے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی مناسب کپڑا نہیں آپ نے اسی وقت اپنے کندھوں پر سے نیا ٹلی کا بنا ہوا کمبل اتار کر اسے دیدیا اور خود بغیر کمبل کے اپنے گھر تشریف لے گئے۔"

ہمدردی اور شفقت صرف مادی چیزوں سے ہی نہیں ہوتی۔ آپ جب ہیڈ ماسٹر تھے' طلبہ پر اس قدر شفیق تھے کہ ہر طالب علم سمجھتا تھا کہ آپ ہی اسکے ماں باپ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے 1905ء میں آپ کو پہلی بار قادیان میں دیکھا تو وہ خود بیان کرتے ہیں کہ وہ آپ کو نہ جانتے تھے۔ وہ بیت المبارک کے سامنے چوک میں کھڑے تھے کہ دیکھا کہ ایک یکہ میں ایک صاحب مع اہل و عیال وہاں پہنچے اور فوراً وہاں موجود کچھ لڑکے ان کی طرف اس شوق سے لپکے گویا وہ ان کے بہت ہی قریبی عزیز ہوں اتنے میں اور لڑکے بھی آ گئے کوئی ان کا بستر اٹھا رہا ہے کوئی ٹرنک کوئی اور سامان کسی نے کسی بچے کو گود میں اٹھا لیا چوہدری صاحب اپنے بچپن کی وجہ سے حیران کہ یہ کون صاحب ہیں جن کے گرد دیکھتے ہی دیکھتے اسقدر لڑکے جمع ہو گئے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ گرمی کی چھٹیاں گذار کر ان لڑکوں کے استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب واپس تشریف لائے ہیں اور یہ ان کا استقبال ہو رہا ہے۔

آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے بانی سلسلہ احمدیہ کے الہام میں ایک فرشتہ کا رکھا۔ اور واقعی دیکھنے والے ان کو فرشتہ ہی سمجھتے تھے۔ چنانچہ انگلستان میں 1936ء سے 1938ء تک آپ قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے سلسلہ میں قیام فرما رہے تو ایک انگریز احمد بلال نٹل سے جب آٹھ سال بعد پوچھا گیا تو بقول محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انہوں نے کہا

He was an angel

یہی وجہ ہے کہ آپ قادیان کے اصل رہنے والے نہ تھے پھر بھی جب آپ 1936ء میں انگلستان تشریف لے جا رہے تھے تو قادیان کے بہت سے ہندو اور سکھ بھی آپ کو الوداع کہنے اسٹیشن پر موجود تھے اور جب حضرت مصلح موعود (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے آپ کے خیر و عافیت سے منزل پر پہنچنے اور صحت و سلامتی سے وہاں رہنے اور کامیاب و کامران مراجعت کے لئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ہزاروں احمدی مرد و خواتین کے ساتھ بہت سے ہندو اور سکھوں نے ہاتھ اٹھا دئے وہ سب آپ کو ایک برگزیدہ شخصیت سمجھتے تھے۔ چنانچہ بہت سے دوسرے دیہات کے سکھ بھی ہندو بھی قادیان آکر آپ سے اپنے کنوؤں کے سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کیا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے 1940ء میں جب 40 سال سے زائد عمر کے احمدیوں کے لئے تنظیم انصار اللہ کے قیام کا اعلان فرمایا تو آپ کو سب سے پہلا صدر مقرر فرمایا۔ آپ نے اس اہم فریضہ کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔ آپ 1947ء تک اس تنظیم کے صدر رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے پناہ رحمتیں نازل فرمائے۔

دعا کا اثر

مستری علم دین صاحب ربوہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قادیان میں مجھے کئی دن تک کام نہ ملا۔ چنانچہ میں اور علی محمد صاحب نے مغل پورہ جا کر کام تلاش کرنے کا پروگرام بنایا۔ جاتے ہوئے راستے میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ ہم نے مصافحہ کے بعد عرض کیا کہ کام کے لئے جا رہے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ سفر بابرکت کرے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے وہیں کھڑے کھڑے ہمارے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ ہم ابھی مغل پورہ اسٹیشن پر اترے ہی تھے کہ حضرت مولوی صاحب کی دعا کا یہ اثر دیکھا کہ ایک سکھ آوازیں لگا کر مستری طلب کر رہا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو غیبی امداد سمجھا اور اس کے ہاں کام شروع کر دیا۔ یہ آپ کی دعا کا اثر تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مالی پریشانی کو دور فرما دیا۔

(مصباح مارچ 96ء)

بقیہ صفحہ 6

جولیاں' اور موہڑا مرادو اسی طرز تعمیر کے شاہکار ہیں۔

2500 سال پہلے آباد ہونے والا ٹیکسلا' اس وقت بھی بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اور یہاں کے کھنڈرات بتاتے ہیں کہ کسی زمانے میں ٹیکسلا ایک بہت ہی عظیم تہذیبی و ثقافتی مرکز کی حیثیت سے اس دنیا میں اپنا ایک خاص مقام رکھتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقمان احمد سلطان

طبّی معلومات

حضرت مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کی خودنوشت سوانح مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین میں جن جڑی بوٹیوں ادویہ اور بیماریوں اور طبی اصطلاحات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کا تعارف اس مضمون میں حروف تہجی کی ترتیب سے کرایا گیا ہے جو وقفے وقفے سے پیش کیا جاتا رہے گا۔

کافور یہ عربی نام ہے' فارسی میں اسے کاپور ہندی میں کفور اور انگریزی میں "Camphor" کہتے ہیں۔

کافور ایک درخت کا گوند ہوتا ہے۔ اس کا درخت چیڑ کے درخت کی مانند بہت بلند' سفید رنگ اور کم شاخ ہوتا ہے۔ اس کے پتے مولسری (مولسری کے پتے آم کے پتوں کی مانند لیکن اس سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور اس کے پتوں' شاخوں اور چھال وغیرہ جملہ اجزاء سے کافور کی بو آتی ہے۔ اس کے درخت کی لکڑی سفید نرم اور ہلکی ہوتی ہے۔ درخت کاٹنے کے وقت اس سے پانی ٹپکتا ہے' جو ماء الکافور اور دہن الکافور کہلاتا ہے۔ اس کی بو نہایت تیز قوام میں غلیظ اور رنگت میں سرخی مائل ہوتا ہے۔ کافور کے درخت زیادہ تر چین اور بعض یورپ کے ملکوں میں ہوتے ہیں۔ کافور درخت کے اندر سے بھی نکلتا ہے۔ اور اس سے گوند کی مانند بھی ٹپکتا ہے۔ ان کے علاوہ درخت کے اجزاء لکڑی وغیرہ کو جوش دے کر بھی حاصل کیا جاتا ہے۔

لیکن بہتر کافور وہی ہوتا ہے' جو درخت کے جوف سے نکلتا ہے۔ اور پھر وہ جو گوند کی مانند ٹپکتا ہے۔

کتھا عربی میں کات اور انگریزی میں "Catechu" کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل بھورا اور ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔

کتیرا گوند عربی میں کثیرا' فارسی میں گون اور انگریزی میں "Gum Tragacanth" کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید و زرد' ذائقہ پھیکا اور قدرے ترش ہوتا ہے۔

کلونجی عربی میں حب السودا و الکبودان' فارسی میں شونیز' اور انگریزی میں "Black Cumin" کہتے ہیں۔

کلونجی سیاہ رنگ کے تکونی سی شکل کے تخم ہوتے ہیں اس کا پودا سونف کے پودے کی مانند ہوتا ہے' لیکن اس کی شاخیں زیادہ باریک ہوتی ہیں۔ اور ایک بالشت تک بلند ہوتا ہے۔ اس کا پھول سفیدی و زردی مائل ہوتا ہے۔ اس کو پھلی لگتی ہے' جن میں تخم (دانے) بھرے ہوتے ہیں۔ اس کا ذائقہ پھیکا اور قدرے تلخ ہوتا ہے۔

کیوڑہ عربی میں ماء الکاذی فارسی میں عرق کیوڑہ اور انگریزی میں "Tragrant Screw Pine" کہتے ہیں۔

کیوڑہ کا درخت چار گز یا اس سے زائد بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے جوار کے پتوں کی مانند سہ پہلو اور ہر ایک پہلو کانٹے دار ہوتا ہے۔ چار سالہ ہو کر اس کو پھول آتا ہے' جو نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو دور سے زیادہ آتی ہے اور نزدیک سے کم۔ کیوڑہ کی چھوٹی قسم کو کیتکی کہتے ہیں۔ اس کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ برخلاف کیوڑہ کے اس کا پھول سفید مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔ کیتکی کی ایک قسم ہے جو سورن کیتکی کہلاتی ہے کیتکی کی ایک اور قسم جو بانس کیتکی کہلاتی ہے۔ اس کا درخت اگرچہ کیتکی کی مانند ہوتا ہے' لیکن اس کے پھول میں بو نہیں ہوتی۔ اس بانس کیتکی کو شاید بانس کیوڑہ کہتے ہیں۔ اس کو اکثر خندقوں پر کھیتوں پر باغوں کی حفاظت کے واسطے لگایا جاتا ہے۔ پتے لمبے اور کانٹے دار ہوتے ہیں۔

کونین یہ ایک مشہور دوائی کا انگریزی نام ہے اور ہندوستان کی تمام زبانوں میں اسی نام سے مشہور ہے۔ انگریزی طب میں اسے Cinchona Cortex کہتے ہیں۔

کونین ایک درخت کی چھال کا ست ہے جسے انگریزی میں سنکونا کہتے ہیں۔ اس درخت کی کم و بیش 40 مختلف اقسام بیان ہوئی ہیں۔

گل سرخ گل سرخ گلاب کے نام سے معروف ہے' عربی میں اسے ورد احمر کہتے ہیں۔ اور انگریزی میں "Rose" کہتے ہیں۔

گل سرخ ایک مشہور درخت کا پھول ہے جس کی رنگت سرخ اور خوشبو عام پسند ہے۔ مزہ قدرے تلخ کسیلا اور ترش ہے۔ رنگت میں زرد' صندلی اور سفید' لیکن زیادہ خوشبودار اور قوی تاثیر سرخ رنگ ہی ہے۔ اس کا پودا دو گز تک بلند ہوتا ہے۔ بعض اس سے بڑے بھی دیکھے گئے ہیں۔ اس کے پتے کنارے دار ہوتے ہیں اور شاخوں پر ننھے ننھے کانٹے ہوتے ہیں۔ خشک پھول کی پتیاں دوا کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں۔ جب گلاب کی پتیاں خشک ہو کر جھڑ جاتی ہیں تو اندر سے سرخ رنگ کا پھل نمودار ہوتا ہے۔

لونگ عربی میں قرنفل فارسی میں میخک اور انگریزی میں "Cloves" کہتے ہیں۔

لونگ کا درخت چھوٹے سے قد کا ہوتا ہے اس کے پتے لمبے' نوکیلے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ درخت کو نو برس کی عمر کے بعد پھول آتے ہیں۔ یہی پھول خشک کر کے بازار میں فروخت کرنے کے لئے بھیج دیئے جاتے ہیں۔ لونگ کا پھول آدھ انچ کے قریب لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ اور ذائقہ و بو تیز ہوتی ہے۔

نوشادر عربی میں ملح النار' اور انگریزی میں اسے "Ammonia chloride" کہتے ہیں۔

نوشادر ایک قسم کا نمک ہوتا ہے' جس کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ معدنی' 2۔ مائی۔ اور 3۔ مصنوعی

معدنی۔ نمک کی ایک قسم ہے جو زمین اور کانوں سے کھود کر نکالتے ہیں۔

مائی۔ اس کا چشمہ ہوتا ہے اور اس کے جوش کھانے سے اوپر سفید سفید نوشادر کے ٹکڑے جم جاتے ہیں۔

مصنوعی یہ وہ ہے جو جانوروں کے پاخانے' پیشاب وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆☆

آج کا دن
29th May ۲۹- مئی

تاریخ احمدیت

1978ء حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اپنے سفر یورپ کے دوران جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے بعد ہالینڈ تشریف لائے۔ آپ نے ہیگ میں احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ اور پر معارف ارشادات سے نوازا۔

اس موقع پر چودہ نئے افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 30-جون 1978ء)

تاریخ عالم

1453ء میں ترکوں نے قسطنطنیہ فتح کیا۔

قسطنطنیہ 330ء سے سلطنت روما کے مشرقی حصے کا صدر مقام رہا تھا اور اسے صدیوں سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ لیکن عثمانی سلطان محمد ثانی نے اسے مسخر کیا اور اسی وجہ سے فاتح کا پر فخر لقب اسکے نام کا جزو بن گیا۔

یہ شہر بحیرہ مارمورا میں رودبار باسفورس پر واقع ہے۔ ترکی سلطان نے سمندر کا راستہ بند کرنے کے لئے جنگی کشتیاں بھیجیں اور خود ادرنہ سے نوے ہزار فوج لے کر فوج کشی کی۔ رومیوں نے سمندر میں زنجیریں باندھ رکھی تھیں اس لئے ترکوں کا بیڑا داخل نہ ہو سکا۔ اس پر سلطان محمد ثانی نے خشکی پر چھ میل تک لکڑی کے تختے ڈال کر انہیں چربی سے چکنا کیا اور راتوں رات ان تختوں پر کشتیوں کو دھکیلتا ہوا صبح کو باسفورس میں قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے پہنچ گیا۔ اور اس طرح سے رومیوں کو شکست فاش دی۔ قیصر مارا گیا اور صدیوں سے ناقابل تسخیر شہر کو فتح کر لیا۔

اس فتح سے اس شہر کو ساڑھے چار سو برس تک اسلامی حکومت کا پایہ تخت ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

مسلمانوں کی طرف سے قسطنطنیہ فتح کرنے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں موجود ہے جو اس فتح سے پوری ہوئی۔

(مرتبہ۔ ناصر فاروق سندھو)

خدا کی خاطر تلخی اختیار کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر' اپنی لذات چھوڑ کر' اپنی عزت چھوڑ کر' اپنا مال چھوڑ کر' اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے...."

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

2500 سال پرانا شہر ٹیکسلا

محمد مقصود احمد منیب

سرسبز و زرخیز ضلع ہزارہ کے دہانے پر واقع ٹیکسلا کا شہر آج سے 2500 سال قبل آباد ہوا' اور صدیوں علوم و ثقافت کا مرکز رہا' گندھارا اور بدھ تہذیب میں اس شہر کی بہت اہمیت ہے' تاریخی تحقیقات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد یروشلم سے ہجرت کر کے' بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی طرف آئے' اور افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر تشریف لے گئے' ٹیکسلا کے آثار قدیمہ سے باختری عہد کے بعد' ایسے سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام' باختری زبان میں کندہ ہے۔ تاریخ سے اس بات کی شہادت بھی ملتی ہے کہ حضرت مسیحؑ کے حواری بھی ٹیکسلا میں آئے۔

جب یونانی اور رومی اس جگہ آئے تو انہوں نے یہاں کے لوگوں کو سنگ تراشی کرتے ہوئے دیکھا تو اس جگہ کو ٹیکسلا لکھا۔ کیونکہ سنسکرت میں ٹیکسلا تراشے ہوئے پتھر کو کہتے ہیں۔

یہ شہر کئی دفعہ اجڑا اور کئی بار زندگی کی رونقوں نے یہاں پر عروج حاصل کیا۔

500 سال قبل مسیح آباد ہونے والا ٹیکسلا بہت سی تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے' ایرانی' یونانی اور باختری تہذیبوں نے اس کو اپنا اپنا مزاج بخشا' اور تقریباً ایک ہزار سال تک ٹیکسلا علم و ہنر کا منبع و سرچشمہ رہا۔

ثقافت علم و حکمت' عظیم اور باوقار تہذیبی دھاروں کا سنگم ٹیکسلا' زمانہ قدیم میں گندھارا بھی کہلایا۔

سنگ تراشی میں مشاق ٹیکسلا کے لوگوں نے یونانیوں کے قدیمی فن کو ہندوستانی بالخصوص بدھ موضوعات کو یکجا کرنے میں بڑی مہارت کا ثبوت دیا۔

400ء میں ٹیکسلا کی آبادی کا ثبوت چینی سیاح فاہیان کی آمد سے ملتا ہے جنہوں نے ٹیکسلا میں بدھ مذہب کے مقدس مقامات کی زیارت 400ء میں کی۔

455ء میں وحشیوں کے دو گروہوں نے بے دردی سے اس تاریخی شہر کو پامال کر دیا اور بڑے بڑے حملہ آوروں کی یہ گزرگاہ بعد میں پھر کبھی نہ پنپ سکی۔

ہیوان چوانگ سانگ کے مطابق 700ء میں یہاں کی بہت ساری عبادت گاہیں تباہ و برباد ہو چکی تھیں۔

ٹیکسلا کی کھدائی کے دوران بدھ مذہب کے بت' عمارات' یونانی طرز کے مندر' سکے اور مٹی کے برتن نیز بہت سے اسٹوپاز دریافت ہوئے' جن سے اس شہر کی رونق رفتہ اور عظمت پارینہ کا احساس زندہ ہو جاتا ہے۔

1912ء میں ٹیکسلا کی کھدائی شروع ہوئی' اور سر جان مارشل نے ٹیکسلا میں تین شہروں' بھڑ ماؤنڈ سرکپ میں وسیع اور سرسکھ میں سطح دار کھدائی کروائی۔ بھڑ ماؤنڈ اور سرکپ کی کھدائی نے ٹیکسلا پر بہت اہم اور تفصیلی اور تاریخی معلومات مہیا کیں۔ جو گندھارا کا وقتاً فوقتاً پایہ تخت رہا۔

بھڑ ماؤنڈ کے آثار تین ایکڑ پر محیط' بھڑ ماؤنڈ شہر کے چھ طبقات اس کھدائی میں سامنے آئے' جن کا زمانہ' دوسری صدی قبل مسیح سے' پانچویں صدی قبل مسیح کہا جاتا ہے اور یہی دور ھخامنشی دور کہلاتا ہے۔

ان چھ طبقات میں دوسرا طبق خاندان موریہ کے عہد سے تعلق رکھتا ہے' جو تیسری صدی قبل مسیح میں یہاں کے حکمران تھے۔

بھڑ ماؤنڈ کی 16 سے 20 فٹ تک کی کھدائی میں ایک حیرت انگیز بات یہ سامنے آتی ہے کہ اس میں سے بدھ فن بت تراشی' یا بت سازی' یا اس سے متعلق کوئی چیز سرے سے ہی برآمد نہیں ہوئی۔

بدھ پوجا کے متعلق کسی چیز کا نہ ہونا' ایک اہم انکشاف ہے جس کا یقینی مطلب ہے' کہ ٹیکسلا میں بدھ' فن بت تراشی دوسری صدی قبل مسیح تک رائج نہیں ہوا تھا

دوسری صدی قبل مسیح کے بھروت' اور سانچی کے بدھ اسٹوپوں پر مہاتمابدھ کے بہت سے حالات ملتے ہیں لیکن مہاتمابدھ کا اپنا بت کہیں بھی کندہ نظر نہیں آتا۔ مہاتمابدھ کو ان کی دستار' کھڑاؤں' اور تخت اور دوسری اشیاء صرف سے کنایہ' ظاہر گیا ہے۔ لیکن بھڑ ماؤنڈ سے ایسی کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہوئی۔

بھڑ ماؤنڈ ایک بے ترتیب' تنگ اور ٹیڑھی میڑھی گلیوں والا شہر ہے۔ پانی کی نکاسی کا انتظام نکاس غرقی یعنی (Soak well) بنا کر کیا گیا ہے۔ جو گول اور چورس دونوں طرز سے بنائی جاتی تھیں۔ بعض مکانات میں ایک اور بعض کے ساتھ دو غرقیاں ملحق نظر آتی ہیں۔

گھروں کی دیواریں بے تکی چنائی سے تیار کی گئی ہیں۔ تعمیر میں گارے اور چونے کے پتھر کے علاوہ کنجور کا پتھر بھی استعمال کیا گیا ہے۔ نیچے والے کمروں کے فرش کوٹی ہوئی مٹی سے بنائے گئے ہیں اس کے بالمقابل باہر والے فرش' پتھر کے ٹکڑوں' دریائی پتھروں اور پن پتھر یا سلیٹ کے ٹکڑوں سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

یقینی طور پر' مذہبی عمارت قرار دی جانے والی کوئی عمارت' بھڑ ماؤنڈ میں نظر نہیں آتی۔ صرف ایک مکان ایسا ملا ہے۔ جسے "ستون والا ہال" کا نام دیا گیا ہے۔ اس ہال کے دو حصے نظر آتے ہیں۔ جنوبی حصہ' شمالی حصے سے قدرے چھوٹا ہے۔ بڑے حصہ میں' تیس رہائشی کمرے ہیں (اس ہال کے اطراف میں مٹی کی پکی ہوئی مورتیاں' کثیر تعداد میں ملبے سے ملی ہیں۔ ان مورتیوں کی وجہ سے یہ سمجھا جاتا ہے' کہ شاید یہ بڑا کمرہ' اور اس سے ملحقہ کمرے کسی مذہبی مقام کے حامل ہوں گے' جہاں یہ مورتیاں چڑھاوے کے طور پر چڑھائی جاتی ہوں گی۔ یہاں پر' نہ ہی ہندوؤں کے موجودہ مندر سے مطابقت رکھنے والی کوئی عمارت ملی ہے' اور نہ ہی ہندو دیوتاؤں' شیو اور برہما جیسی کوئی مورتی ملی ہے' جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دوسری صدی قبل مسیح تک اس حصہ ملک میں ہندو مذہب کی موجودہ شکل رائج نہ تھی۔

بھڑ ماؤنڈ میں مکانات چھوٹے کمروں اور کھلے صحنوں پر مشتمل ہیں' جن کی چھتیں لکڑی کے ستونوں پر اٹھائی جاتی تھیں۔ پانی شہر میں دھمرا تا تمرا نامی ندی سے لایا جاتا تھا۔

سرکپ کے آثار کھدائی کے دوران ملنے والا دوسرا شہر' سرکپ اقلیدسی شہری خاکے کے مطابق باترتیب بنا ہوا ہے۔ جو باختری یونانیوں نے تمرا ندی کے پار مشرق میں بنوا کر' بھڑ ماؤنڈ کی جگہ پایہ تخت بنایا تھا' اور 80ء تک تقریباً 269 سال گندھارا کا پایہ تخت رہا۔

سرکپ شہر کے دو حصے ہیں:' زیریں شہر 2000 فٹ لمبا اور 700 فٹ چوڑا ہے' لمبائی شمالاً جنوباً اور چوڑائی' شرقاً غرباً ہے۔

ایکروپولس' یعنی بالائی شہر جو شاہی فوج کے مستقر یا دیوی دیوتاؤں کے مندروں پر مشتمل حصہ ہے' زیریں سرکپ کی ملحقہ پہاڑی پر بنایا گیا ہے۔ ایکروپولس میں' اشوک کے بیٹے کنال کا اسٹوپہ بھی موجود ہے۔

سرکپ کی کھدائی' 18' تا 23 فٹ گہرائی تک کی گئی ہے اور اس کے سات طبق ظاہر ہوئے ہیں' ساتواں طبق بھڑ ماؤنڈ کا ہمعصر دکھائی دیتا ہے' چھٹا اور پانچواں باختری یونانیوں کے عہد کا' چوتھا اور تیسرا ساکا دور کا' لیکن دوسرا طبق ساکا اور پارتھین کے زمانے کا معلوم ہوتا ہے' جس کی عمارتیں زلزلے سے تباہ ہو گئی تھیں' اور زلزلے کے بعد پارتھین نے 40ء میں دوبارہ اس شہر کو تعمیر کیا تھا۔

سرکپ کی چھ ہزار گز لمبی شہر پناہ پندرہ فٹ سے' ساڑھے اکیس فٹ موٹی ہے۔

باختری یونانی عہد سے ساکا عہد' یعنی 25ء تک دیواروں کی چنائی بے تکی کی جاتی رہی' فرق صرف یہ پڑا' کہ بتدریج ردے دار چنائی کے لئے' بہتر اور مضبوط پتھر چنا جانے لگا' البتہ پارتھین عہد میں' دوسرے طبق کی طرز تعمیر میں نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے اس قسم کی تعمیر کو' ڈائپر کا نام دیا گیا۔ کسی سطح میں بار بار وارد ہونے والی چنائی کو' ڈائپر کہا جاتا ہے۔

چھوٹے ڈائپر کا استعمال پہلی صدی عیسوی کے آخر تک چلتا رہا اور پھر بڑے اور مستطیل شکل کے ڈائپر استعمال ہونے لگے۔

78ء سے 350ء تک' نیم تراشیدہ چنائی رائج رہی' اور پھر مصفا اور تراشیدہ چنائی کے آثار کا واحد نمونہ' سرکپ کے شمالی دروازے سے سات سو گز دور جنڈیال مندر کی باقیات میں ملتا ہے۔

بدھ مت کے آثار گندھارا بدھ مذہب کے آثار سے بھرا پڑا ہے۔ بدھ مذہبی فن تعمیر کی مشہور جگہ کو' اسٹوپہ کہا جاتا ہے۔

اسٹوپہ دراصل اس راکھ اور جلی ہوئی ہڈیوں کے ڈھیر کو کہتے ہیں جو نعش جلانے کے بعد وجود میں آتا ہے' بدھ مت کی روایات کے مطابق' اسٹوپہ بنانا ایک کار ثواب ہے' اور اس عقیدے کی بنا پر اسٹوپے بنائے جاتے تھے۔ اسٹوپہ کے اردگرد بت کدے بنائے جاتے تھے۔ جن میں مہاتمابدھ یا ان کی زندگی کے متعلق یا بدھ دیومالا کے بت رکھے جاتے تھے۔ اس طرح یہ تعمیر اسٹوپہ احاطہ یعنی Stupa Courts کہلاتی تھی۔

جولیاں اور موہڑا مرادو' فن تعمیر کے لحاظ سے' بدھ کی مذہبی تعمیر کا نمونہ ہے۔

جولیاں کے بدھ آثار پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں لفظ جولیاں کو مقامی لوگ' جالیاں یعنی دلیوں کے رہنے کی جگہ کا مخفف بتاتے ہیں۔ لفظ دلیاں بھکشوؤں کی طرف اشارہ کرتا ہے' گویا یہ بھکشوؤں کی ایک خانقاہ تھی۔ جولیاں کی خانقاہ کے مغرب میں' پہاڑی کے نیچے بھی ایک چھوٹا سا' بدھ کے زمانے کا کنواں ہے۔ یہ مقام بدھ سماج کے' مذہبی طرز تعمیر کو اجاگر کرتا ہے۔

جولیاں کے بدھ آثار' جس پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں اسی پہاڑی سلسلے میں گھری ہوئی ایک تنگ وادی میں' موہڑا مرادو کے مشہور بدھ آثار واقع ہیں' جو جولیاں سے مغرب میں' اندرونی رستہ سے تقریباً ایک ہزار گز پر واقع ہے۔

جولیاں اور موہڑا مرادو کا خاکہ تقریباً ایک ہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ' موہڑا مرادو کی حالیہ بستی میں پینے کے پانی کا واحد ذریعہ' بدھ زمانے کا ایک پختہ کنواں ہے۔ جو آج بھی قائم ہے۔ صبح و شام گاؤں سے لڑکیاں پانی بھرنے یہاں آتی ہیں۔

موہڑا مرادو کے مرکزی اسٹوپہ اور خانقاہ کے درمیان مسلمانوں کی ایک زیارت گاہ ہے' جو بدھ آثار کے اوپر واقع ہے۔

جولیاں اور موہڑا مرادو' بدھ خانقاہی نظام کے آئینہ دار ہیں۔ اور ان کی طرز تعمیر ایک ہی طرح کی ہے۔

چھوٹی چھوٹی کوٹھریوں پر مشتمل' دوسری بڑی بدھ مذہبی طرز تعمیر سنگھراما کہلاتی تھی' جو بھکشوؤں کی رہائش گاہ ہوتی تھی۔

ان کوٹھریوں کے بیچوں بیچ' ایک بڑا کھلا صحن ہوتا تھا۔ صحن کے مرکز میں ایک حوض نما نشیب تقریباً ڈیڑھ دو فٹ گہرا ہوتا تھا۔ یہ بھکشوؤں کے نہانے' اور برساتی پانی کے نکاس کی جگہ تھی۔ نشیب کے ایک کونے میں نہانے کی ایک باپردہ جگہ' یا غسل خانہ ہوتا تھا۔

مذہبی خانقاہوں' موہڑا مرادو' اور جولیاں میں پائی جانے والی تیسری بڑی طرز تعمیر' سنگھا ہال کہلاتی ہے جو بدھ سماج کے اجتماع کے لئے ایک بڑا کمرہ ہوتا تھا' اس کے قریب ہی باورچی خانہ' برتن مانجھنے کی جگہ اور ایک کٹھار ہوتا تھا۔

باورچی خانے کے نزدیک' رسوئی یعنی کھانا کھانے کی جگہ ہوتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منتظم کا علیحدہ کمرہ ہوتا تھا' اور اس کا ملحقہ غسل خانہ' اور کہیں کہیں قضائے حاجت کے کمرے بھی ملتے ہیں۔

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر یکم جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ نمبر1-
1-10 رات- درس القرآن
2-40 رات- چینی زبان سیکھئے-
3-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی تقریر-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر چلڈرنز ورک شاپ نمبر1-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-45 صبح- مجلس سوال وجواب- امریکہ-
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-20 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 1-
11-15 دوپہر- درس القرآن 1997ء-
12-45 دوپہر- ڈاکومنٹری- ملیریا- ازورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن-
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 دوپہر- سپورٹس خدام الاحمدیہ- پاکستان 1997ء-
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-
7-05 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-05 رات- لقاء مع العرب-
10-20 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

منگل 2- جون- 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
12-55 رات- روحانی خزائن- نور القرآن-
1-45 رات- کوئز مسیح ہندوستان میں-
2-25 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-20 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر ملاقات-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- سپورٹس- خدام لاحمدیہ پاکستان-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
8-35 صبح- ایک مختصر ڈاکومنٹری-
8-45 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
11-20 صبح- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 1-11-96
12-20 دوپہر- روحانی خزائن- نور القرآن-
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 دوپہر- طبی معاملات- - سفید موتیا-
4-30 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-05 شام- ترجمۃ القران کلاس- 2-6-98
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بدھ 3- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- امام صاحب کے ساتھ آیئے نماز سیکھیں-
1-05 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- حضرت سعد بن معاذؓ کی زندگی-
1-45 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-10 رات- ترجمۃ القران کلاس- 2-6-98
3-15 رات- حکایات شیریں-
3-30 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-15 صبح- لقاء مع العرب- 96-12-25
6-15 صبح- طبی معاملات- سفید موتیا-
6-50 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-30 صبح- حکایات شیریں-
8-40 صبح- ترجمہ القرآن کلاس- 2-6-98
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
12-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر حافظ مظفر احمد صاحب سعد بن معاذؓ
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- روشنی کا سفر-
4-35 سہ پہر- ترکی زبان سیکھئے-
7-10 شام- ترجمۃ القران کلاس- 3-6-98-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

جمعرات 4- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات- 15-3-97
1-15 رات- المائدہ-
1-40 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق نمائش-
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 3-6-98
3-05 رات- ترکی زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کلاس- ملاقات- 15-3-96
5-30 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- ترکی زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ترجمۃ القران کلاس- 3-6-98
10-30 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
11-10 صبح- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ -23-2-96
12-15 دوپہر- المائدہ-
12-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-50 دوپہر- اردو کلاس-
2-55 دوپہر- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت-
3-35 دوپہر- درثمین نظموں کا صحیح تلفظ-
4-45 سہ پہر- ڈچ زبان سیکھئے-
7-10 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-35 رات- اردو کلاس-

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید کی بھانجی عزیزہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب اعوان (وفات یافتہ) ساکن . ھرکنہ ضلع چکوال کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیز مکرم مختار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد رفیق احمد صاحب (وفات یافتہ) آف تخت ہزارہ 13- اپریل 98ء کو منعقد ہوئی۔

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا سے بارات کی آمد پر مکرم شکیل احمد صاحب صدیقی مربی سلسلہ جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع چکوال نے بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے نکاح کا اعلان کیا اور اسی روز رخصتی ہوئی۔ دوسرے روز تخت ہزارہ میں دعوت ولیمہ ہوئی۔

عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ مکرم میاں احمد دین صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ کی پوتی اور مکرم ملک محمد عظیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ (حال زعیم انصار اللہ) بوچھال کلاں ضلع چکوال کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

نکاح

○ محترم محمد افضل قریشی صاحب واقف زندگی دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری پوتی عزیزہ وجیہہ قریشی کا نکاح مورخہ 17- مئی 1998ء کو بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے عزیز آصف محمود صاحب کھوکھر کے ساتھ پندرہ ہزار ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ عزیز آصف محمود مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر آف گوجرانوالہ کے فرزند ہیں جنہوں نے 1974ء میں اپنی جان راہ مولیٰ میں قربان کی۔ اور عزیزہ وجیہہ قریشی میرے بیٹے عزیز طاہر احمد قریشی کی بیٹی ہے۔ قارئین کرام سے اس رشتہ کے بے حد بابرکت ہونے اور ثمرات حسنہ کا مورد ہونے کی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری غلام محمد پرویز صاحب ولد مکرم میاں نور محمد صاحب مورخہ 26- مئی 1998ء گنج مغلپورہ لاہور میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ آپ کی عمر قریباً 80 سال تھی۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بیت مبارک میں عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ لمبا عرصہ گنج مغلپورہ لاہور میں سیکرٹری مال رہے۔ آپ مکرم ارشد احمد صاحب صدر حلقہ ماڑی پور کراچی اور ونگ کمانڈر امجد احمد پی ایف سرگودھا کے والد اور مکرم محمد عبد المالک صاحب مینیجر نیشنل بینک ربوہ کے خسر تھے۔ احباب سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب سابق خادم بیت مبارک کا ہرنیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ موصوفہ کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز رانا کبیر احمد محمود صاحب ابن مکرم رانا کلیم احمد صاحب جہانگیر پارک لاہور 5 یوم سے بیمار ہے۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ للذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :28 مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

جمعہ 29 مئی غروب آفتاب	7-10
ہفتہ 30 مئی طلوع آفتاب	5-02

عالمی خبریں

بھارت کے وزیر داخلہ اور امور کشمیر کے نئے سربراہ ایل کے ایڈوانی نے مقبوضہ کشمیر کی حکومت اور وہاں تعینات فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ آزاد کشمیر (پاکستان) پر حملے کر کے وہاں قائم مجاہدین کے کیمپ تباہ کردیں۔

نیپال میں خطرناک وائرس سے 150 افراد ہلاک ہو گئے۔

ایرانی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ایران کے انتخابی نظام پر علماء کی بالادستی ختم کر دی جائے گی۔ علماء کی نگران کونسل نے پچھلے سال صدارتی امیدواروں میں سے صرف 4 کو اہل قرار دیا تھا۔

لاؤس کا ایک طیارہ خراب موسم کے باعث گر کر تباہ ہو گیا۔ اس فوجی طیارے میں سوار ویت نامی وزیر دفاع سمیت 28 مسافر ہلاک ہو گئے۔ اسی طرح منگولیا کا ایک طیارہ تباہ ہونے سے 23 مسافر ہلاک ہو گئے ہیں۔

جاپانی شہنشاہ اکی ہیٹو کے دورہ برطانیہ کے موقع پر برطانوی سابق فوجیوں نے زبردست احتجاج کیا۔ اور جاپانی پرچم نذر آتش کر دیا۔ انہوں نے جنگ عظیم کے دوران قیدیوں کے ساتھ جاپانی بدسلوکی پر شہنشاہ سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ادھر جاپانی شہنشاہ نے بکنگھم پیلس میں ملکہ برطانیہ اور دیگر حکام کی موجودگی میں کہا ہے کہ قیدیوں پر ہونے والی سختیوں پر گہرا دکھ اور رنج ہے۔ لیکن آئین کے تحت جاپانی شہنشاہ کسی سے معافی نہیں مانگ سکتے۔

ورلڈ کپ میں ممکنہ تخریب کاری سے خوفزدہ ہو کر یورپ میں مسلمانوں کی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ فرانس اٹلی اور بیلجیئم میں انتہا پسند مسلمانوں کے خلاف آپریشن میں 200۔ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ زیادہ گرفتاریاں الجزائری مسلمانوں کی ہیں۔ فرانس کی حکومت نے ورلڈ کپ کے موقع پر جبکہ 20 لاکھ افراد جمع ہوں گے کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے یہ انتہائی اقدام کیا ہے۔

بھارتی فوج نے کشمیر یونیورسٹی پر چھاپہ مار کر درجنوں طلباء کو گرفتار کر لیا ہے۔ سری نگر میں طلباء پر چھاپے کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ متعدد طلباء زخمی ہو گئے۔ صورت حال مزید کشیدہ ہو گئی ہے۔

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری جاری رکھیں گے۔ انہوں نے لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے ہمسائے اگر ایٹمی ہتھیاروں کے ڈھیر لگائیں تو ہم کیوں نہ ہتھیار تیار کریں۔

کینیڈا کے وزیر خارجہ نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ بھارت کے حالیہ ایٹمی دھماکوں کے خلاف سخت موقف اختیار کیا جائے۔ بی بی سی کے مطابق انہوں نے پاکستان سے کہا ہے کہ جوابی دھماکوں سے گریز کرے۔ خصوصی مراعات دلوائیں گے۔

امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ چین ایٹمی دھماکہ میں پاکستان کی مدد سے باز رہے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر میں بھارتی فوج کا داخلہ اعلان جنگ ہو گا۔ بھارت کی یہ بھول ہے کہ اس کی فوج جنگ بندی لائن عبور کر سکتی ہے۔ ترجمان دفتر وزارت خارجہ نے کہا کہ آزاد کشمیر پر پڑنے والے بھارتی فوج کے قدم کاٹ دیئے جائیں گے بھارتی لیڈر اشتعال انگیز بیانات سے باز رہیں۔ بھارتی دھمکیوں کے باوجود پاکستان کشمیری عوام کی اخلاقی سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رکھے گا۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ بھارت کے ایٹمی دھماکوں کا جواب دینے کے بارے میں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ وزیر اعظم نے جاپانی وزیر اعظم سے 15 منٹ تک بات چیت فون پر کی اور کہا کہ ہم امن کے حامی ہیں مگر "طاقتور جارح" کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

انتہائی اہم ذرائع کے مطابق حکومت پاکستان نے آئندہ 24 یا 48 گھنٹوں کے دوران کم از کم دو ایٹمی دھماکوں کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ وائس آف جرمنی کے مطابق اسلام آباد میں کئی درجن غوری میزائل مختلف علاقوں کو روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ آئندہ چند گھنٹوں میں دھماکہ کی اطلاعات بے بنیاد ہیں۔ ایٹمی دھماکہ کے لئے ابھی مناسب وقت کا انتخاب نہیں کیا۔ امریکی ٹی وی کی رپورٹ انٹیلی جنس کے اندازے ہیں۔ موثر پابندیاں نہ لگانے سے بھارت نے جارحانہ رویہ اختیار کیا ہے۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ کے بجٹ پر اثرات ہوں گے۔ قوم کو قربانی دینا ہو گی۔ نئے منصوبوں کی امداد پر پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔ ڈیڑھ بلین ڈالر کی امداد متاثر ہو گی۔ مہنگائی میں اضافہ ہو گا پابندیوں سے معیشت تباہ نہیں ہو گی تاہم اس میں جو استحکام پیدا ہوا تھا اس پر اثر پڑے گا۔ اس لئے عوام کی ذمہ داری ہے کہ پورا ٹیکس ادا کریں۔ بیرون ملک پاکستانی رقوم وطن لائیں۔ کوئی اقتصادی پیکج ملک کی سلامتی کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے صدر مملکت سے ملاقات میں کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کے جارحانہ اقدامات اور بھارتی ایٹمی دھماکوں کے جوابی اقدامات پر غور کیا گیا۔ وزیر اعظم نے آرمی چیف سے تفصیلی ملاقات کر کے تازہ صورت حال پر گفتگو کی۔

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راشد عزیز خان نے کہا ہے کہ مجھے پتہ نہیں کہ کس معیار کے تحت چار ججوں کو ہٹایا گیا میں نے تو سب کی سفارش کی تھی مگر صدر مملکت نے دوبارہ غور کے لئے فائل مجھے واپس بھیج دی۔ صدر نے چند باتیں لکھیں مگر میں نہیں بتا سکتا۔ کسی کے پاس چل کر نہیں گیا تھا کہ مجھے چیف جسٹس بنایا جائے۔ بے شک ہٹا دیں۔ ججوں کی تقرری کے لئے بارے مشورے کی کوئی شق نہیں۔

وکلاء تنظیموں نے مستقل ججوں کی حلف برداری کی تقریب کا بائی کاٹ کر دیا کوئی وکیل تقریب میں شریک نہ ہوا۔ صرف ہائی کورٹ کے جج، لاء افسر اور اخبار نویس موجود تھے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمرانوں کا عدالتوں کے بارے میں رویہ مسلسل مضحکہ خیز ہے۔ سندھ ہائی کورٹ نے آصف زرداری کو کراچی سے باہر نہ لے جانے کا حکم دیا تھا مگر حکمرانوں نے خلاف ورزی کی۔ حکمرانوں نے سیاسی مخالفین کے خلاف مقدمات درج کر کے ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ عوام حکومت کے خلاف متحد ہو رہے ہیں۔ جلد سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جان دینے والے لوگ ہیں سختیوں سے نہیں ڈرتے۔

آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ حکمران دشمنی میں پاگل ہو چکے ہیں۔ حکومت مجھے زبردستی لاہور لائی ہے۔ یہ توہین عدالت کا کیس ہے۔ عدالت میں چیلنج کروں گا۔

شدید گرمی اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے ملک بھر میں 30۔ افراد مزید جاں بحق ہو گئے۔ بعض علاقوں میں دس دس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہوئی۔ شہری واپڈا کو بددعائیں دیتے رہے۔ مختلف علاقوں میں واپڈا کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ اور شدید گرمی سے بچے بوڑھے۔ طلباء طالبات سینکڑوں کی تعداد میں بے ہوش ہو گئے۔ شدید گرمی سے قصور میں 5، نارنگ منڈی میں 3، لاہور میں 1، رائے ونڈ میں 5، چونکی میں 6، شاہدرہ میں 2، سرائے مغل اور گجرات میں 10، میاں چنوں اور چیچہ وطنی میں 4۔ اور چنیوٹ میں 3۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
میں اپنا مکان 8/3 دارالبرکات ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ کرایہ پر دینا چاہتا ہوں۔ ضرورت مند احباب رابطہ کریں
فون: 212826 (بشیر احمد)
سابقہ دفتر واپڈا ربوہ

اطلاع برائے تبدیلی دواخانہ
میں نے اپنا دواخانہ "دارالعلاج" رحمت بازار ربوہ سے فروٹ مارکیٹ دارالرحمت غربی دوکان نمبر 127-128 میں تبدیل کر لیا ہے۔ لہذا احباب آئندہ وہاں تشریف لایا کریں۔
حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء دارالعلاج
127-128 فروٹ مارکیٹ دارالرحمت غربی ربوہ

ہیٹ سٹروک سے بچیئے
گرمی اور لُو میں ہیٹ سٹروک کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔ SUMMER TONIC کا بروقت استعمال لُو لگنے سے بچاتا ہے اور ہیٹ سٹروک کا علاج بھی ہے قیمت /20
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 213156/771

نیو ہائی ٹیم ہمنوا کمیونٹی
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود، مناسب دام
SES
786 ASSOCIATES
رابطہ
زبیر خان
0300-471793

پتہ
بیرون

SUZUKI
Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864